کیا یہ قابل فہم ہے کہ اللہ رب العزت خاتم النبیین ﷺ سے تو یہ فرمائیں کہ اہل کتاب کو عین قیامت کے دن تک فضول باتوں میں مشغول، کھیل کھیلنے کیلئے چھوڑ دیں اور پھر آخری چند عشروں میں عیسیٰ علیہ السلام کو اس مشن پر بھیج دیں کہ اہلِ کتاب کو سنجیدہ بنائیں؟

اللہ تعالی نے آقائے نامدار رسولِ کریم، خاتم النبیین ﷺ کو اہلِ کتاب کے متعلق مایوس کن خبریں دی ہیں۔اور نصیحت فرمائی

فَذَرْهُمْ يَخُوضُواْ وَيَلْعَبُواْ حَتَّىٰ يُلَٰقُواْ يَوْمَهُمُ ٱلَّذِى يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾

''اس لئے آپ (ﷺ) انہیں چھوڑ دیں کہ فضول باتوں میں مشغول رہیں اور کھیل کھیلیں

یہاں تک کہ اپنے اس دن (روز قیامت) کا سامنا کریں جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے'' (الزخرف۔۸۳)

فَٱصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَٰمٌ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾

''ہاں! ان سے درگزر کریں، اعراض برتیں، پہلوتہی کریں اور کہیں ''سلام''۔وہ (نتیجہ خود) جلدی جان لیں گے'' (الزخرف۔۸۹)

فَذَرْهُمْ میں هُمْ ضمیر جمع مذکر غائب ہے اور فَذَرْ کا مادہ ''وذر'' ہے جس کے معنی چھوڑ دینا ہیں۔اِصْفَحْ امر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے اور اس کا مادہ ''ص ف ح'' ہے جس کے معنی درگزر کرنا، اعراض برتنا، پہلوتہی کرنا ہیں۔تمام دانستہ کفر کرنے والوں کے متعلق بھی من وعن ایک جیسے الفاظ میں ارشاد فرمایا

فَذَرْهُمْ يَخُوضُواْ وَيَلْعَبُواْ حَتَّىٰ يُلَٰقُواْ يَوْمَهُمُ ٱلَّذِى يُوعَدُونَ ﴿٤٢﴾

''اس لئے آپ (ﷺ) انہیں چھوڑ دیں کہ فضول باتوں میں مشغول رہیں اور کھیل کھیلیں

یہاں تک کہ اپنے اس دن (روز قیامت) کا سامنا کریں جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ ٱلْأَجْدَاثِ سِرَاعًا

جس دن وہ قبروں میں سے تیزی سے نکلیں گے'' (المعارج۔۴۲اور۴۳ کی ابتدا)

آیت مبارکہ میں وعدے کے دن کی ملاقات کا حوالہ ہے یعنی روز قیامت۔ آقائے نامدار ﷺ سے یہ نہیں فرمایا گیا کہ اہل کتاب کو فضول باتوں میں مشغول رہنے دیں اور اُن سے یوم آخر سے چند عشرے قبل تک درگزر کریں جس سے یہ اخذ کیا جاسکتا کہ شاید زمان کے آخری عشروں میں عیسیٰ علیہ السلام واپس آکر سنجیدہ طرزِ عمل اختیار کرنے پر انہیں مجبور یا راضی کرلیں گے۔

کیا زمان کے آخری لمحے تک کیلئے نَذِيرٌ مُّبِينٌ آقائے نامدار، رسول کریم ﷺ کو دیئے گئے اس حکم سے ہمارے لئے غیر مبہم انداز میں یہ واضح نہیں ہے کہ روز قیامت تک اب کسی نے اہل کتاب کو سمجھانے کیلئے نہیں آنا؟

کیا ہمارے لئے یہ قابل فہم ہوسکتا ہے کہ اللہ رب العزت خاتم النبیین ﷺ سے تو یہ فرمائیں کہ اہل کتاب کو عین قبروں سے اٹھائے جانے والے قیامت کے دن تک فضول باتوں میں مشغول، کھیل کھیلنے کیلئے چھوڑ دیں اور ان سے اعراض برتیں اور پھر آخری چند عشروں میں عیسیٰ علیہ السلام کو بھیج دیں کہ اہلِ کتاب کو سنجیدہ بنائیں؟ میرے آقا، آقائے نامدار ﷺ نے انسان کو ایک نصیحت فرمائی

قُلْ إِنَّمَآ أَعِظُكُم بِوَٰحِدَةٍ ۖ أَن تَقُومُواْ لِلَّهِ مَثْنَىٰ وَفُرَٰدَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُواْ

''آپ (ﷺ) فرمائیں ''میں تم لوگوں کو صرف ایک ہی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کیلئے دو دو اور انفرادی طور پر کھڑے ہو جاؤ اور پھر سوچو، غور و فکر، تفکر کرو'' (حوالہ سباء۔۴۶)

تفکر مقصود شئے سے انسان کو حقیقت تک لے جاتا ہے لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ سوالوں پر غور کیا جائے۔